## پروگرام نمبر 41

ok
May 29, 1985



کسی بھی قوم کی مذہبی حالت کا اندازہ ہم اُسکی اخلاقی حالت سے لگا سکتے ہیں کہ
وہ قوم اخلاقی طور پر کس حد تک ترقی پذیر ہے۔ اگر ایک قوم اخلاقی طور پر ہی پسماندہ
ہے تو وہ مذہبی طور پر کیسے ترقی کر سکتی ہے۔ کیونکہ اخلاق مذہب سے ہے اور مذہب
اخلاق سے۔ ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا نہیں رکھا جا سکتا۔ اور سب سے بڑھکر
یہ کہ کسی بھی قوم کا عروج و زوال کی طرف قدم اٹھانا ان دونوں پر مبنی ہے۔ لہذا اگر ہمیں کسی قوم کی
مذہبی سطح کا اندازہ لگانا ہے تو پہلے ہمیں اُسکی اخلاقی سطح کو دیکھنا ہوگا۔ ورنہ ہم کوئی
مناسب رائے قائم نہیں کر سکیں گے۔

سامعین! زمانۂ قدیم میں بنی اسرائیل کی مذہبی حالت کا اندازہ لگانے کیلئے بھی پہلے ہمیں
اُن کی اخلاقی حالت کا جائزہ لینا ہوگا۔ مثال کے طور پر اُن کا بُت پرستی میں گرنے کا سلسلہ
جسکی وجوہات کئی تاریخی حقائق پر مبنی ہیں مثلاً اُن کے بُت پرست آباؤ اجداد بُت پرستی میں
گرنے کی ایک وجہ تھے۔ بائیبل مقدس میں یشوع 24 باب اُسکی 2 آیت میں لکھا ہے۔" تب
یشوع نے اُن سب لوگوں سے کہا کہ خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ تمہارے آبا یعنی
ابرہام اور نحور کا باپ تارح وغیرہ قدیم زمانے میں بڑے دریا کے پار رہتے اور دوسرے معبودوں
کی پرستش کرتے تھے۔"

سامعین! اگرچہ ابرہام نے بُت پرستی سے انکار کیا تھا لیکن یعقوب
کی شادی کے ذریعے بُت پرستی دوبارہ خاندانی زندگی میں داخل ہوئی۔ اِس کے باوجود کہ یعقوب
نے بتوں کو دفن کر دیا تھا۔ اِس بات کا یقین بھی ہے کہ کچھ آثار باقی رہ گئے ہوں۔
بُت پرستی میں گرنے کی دوسری وجہ مصر کی غلامی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ بنی اسرائیل بُت پرستی سے
بہت زیادہ متاثر تھے۔ اِسی لئے اتنی جلدی اور اِس حد تک عین کوہِ سینا کے مقام پر اپنے
رُتبے سے گر پڑے۔ بائیبل مقدس میں خروج 32 باب اُسکی پہلی 4 آیات کے مطابق۔
" اور جب لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ نے پہاڑ سے اُترنے میں دیر لگائی تو وہ ہارون کے پاس جمع ہو کر
اُس سے کہنے لگے کہ اُٹھ! ہمارے لئے دیوتا بنا دے جو ہمارے آگے آگے چلے کیونکہ ہم نہیں جانتے
کہ اِس مرد موسیٰ کو جو ہم کو مُلکِ مصر سے نکال کر لایا کیا ہو گیا۔"
اِس کے علاوہ یشوع کی تقریر سے بھی یہ نتیجہ خیز ثبوت ملتا ہے کہ اُن کی وہ تربیت جو
بیابان میں ہوئی اُس نے بُت پرستی کو پورے طور پر جڑ سے نہ اکھاڑا۔
بائیبل مقدس میں یشوع 24 باب اُسکی 14 آیت میں لکھا ہے۔" پس تم اب خداوند کا

خوف رکھو اور نیک نیتی اور صداقت سے اُسکی پرستش کرو اور اُن دیوتاؤں کو دُور کر دو
جِن کی پرستش تمہارے باپ دادا بڑے دریا کے پار اور مصر میں کرتے تھے اور خداوند کی پرستش
کرو۔"

تیسری وجہ جسکے سبب سے بنی اسرائیل بُت پرستی کا شکار ہوئے کنعانیوں کے
رسم و رواج کی آلودگی تھی۔ کنعان اُس زمانے کے سب سے زیادہ ذلیل کرنے والے مذہب
کا مرکز تھا۔ کارتھیج۔ یونان اور روم نے اپنے مذاہب کے شہوت پرست اور جابرانہ اطوار
مُلک کنعان ہی سے اپنائے۔ اِس سبب سے الٰہی حکم صادر ہوا کہ کنعانیوں کو یا تو مُلک بدر کر دیا
جائے یا صفحۂ ہستی سے مِٹا دیا جائے۔ یہی وہ طریقہ تھا جس سے بنی اسرائیل کی حفاظت ہو سکتی تھی۔
کیونکہ اموریوں کے گناہ پورے ہو گئے تھے بائیبل مُقدس میں استثنا 13 باب اُسکی 3 سے 5 آئیت تک لکھا ہے۔ "سو خداوند تیرا
خدا ہی تیرے آگے آگے پار جائے گا اور وہی اُن قوموں کو تیرے آگے سے فنا کرے گا اور تُو اُن کا وارث
ہو گا اور جیسا خداوند نے کہا ہے یشوع تیرے آگے آگے پار جائے گا اور خداوند اُن سے وہی کرے گا
جو اُس نے اموریوں کے بادشاہ سیحون اور عوج اور اُن کے مُلک سے کیا کہ اُن کو فنا کر ڈالا
اور خداوند اُن کو تم سے شکست دلائے گا اور تم اُن سے اُن سب حکموں کے مطابق پیش آنا جو
میں نے تم کو دیئے ہیں۔"

بنی اسرائیل کا خدا کے حکم کی فرمانبرداری نہ کرنا اور بعد میں کنعانیوں کے ساتھ شادیاں کرنا سچے مذہب
کیلئے ایک دائمی خطرہ ثابت ہوتا رہا۔ بنی اسرائیل کی مذہبی حالت کا اندازہ لگانے کیلئے ہمیں اُن
پر ہونے والے بار بار کے مظالم کو بھی نظر میں رکھنا ہو گا۔ یہ مظالم جو کنعانی قبائل کی طرف سے
برپا ہوئے بنی اسرائیل کی حالت کا قدرتی نتیجہ تھے۔ جو اخلاقی طور پر کمزور تھے وہ سیاسی طور پر
کمزور ہو گئے۔ یہ مظالم بنی اسرائیل کی حالت کا نہ صرف قدرتی نتیجہ تھے بلکہ بطور تربیت الٰہی سزا
بھی تھے۔ اِسی لئے بنی اسرائیل ہوائی۔ مدیانی اور فلستی کے بار بار کوڑے لگانے کے باعث توبہ کی
منزل تک پہنچے اور پھر اپنے ہی جابروں کی بُت پرستی سے باز آ کر خدا تعالے کی عبادت کرنے لگے
آخر کار اُن کا خالص ایمان فتح مند ہوا۔

قاضی نامی رہائی دینے والوں کے سلسلے سے بھی ہم بنی اسرائیل کی مذہبی حالت کا اندازہ
بخوبی لگا سکتے ہیں۔ یہ لوگ مکمل طور پر نیک انسان نہیں تھے۔ وہ مسیحی مذہب کے بے نظیر
مثالی آدمیوں کی نسبت بہت کم درجہ رکھتے تھے۔ عموماً وہ توہم پرست۔ جذباتی اور
اخلاقی طور پر کمزور ہوتے تھے۔ لیکن پھر بھی خدا پر ایمان رکھتے تھے اور ایسے زمانوں میں

اتنا بھی بہت تھا کیونکہ وہ اپنے زمانے کی عام سطح سے بلند مقام رکھتے تھے ۔ اِسی لئے وہ اِس لائق ہیں کہ ایمان کے بے نظیر مثالی لوگوں کے ناموں کی فہرست میں شامل ہوں ۔ اِس کے علاوہ وہ وطن پرست بھی تھے ۔ ایک زمانے میں جب قبائلی اور مقامی حسد عروج پر تھی تو وہ وسیع تر وطن پرستی کے حامی تھے ۔

سامعین! جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا کہ بنی اسرائیل بُت پرستی میں گرنے کے سبب اخلاقی اور مذھبی طور پر کافی پسماندہ ہو گئے ۔ لیکن پھر بھی خدائے قادرِ مُطلق نے اُن کو شیطان کے چنگل سے نکالنے کی کوشش جاری رکھی یہی وجہ تھی کہ اُس نے اپنے پاک کلام کا پرچار کرنے کیلئے مختلف ذرائع استعمال کیئے تاکہ لوگ شیطان کی غلامی سے چھٹکارا حاصل کر کے اُس راہ کو پہچان لیں جو راہِ حق ہے ۔

خُدا کی وہ کوشش آج بھی جاری ہے ۔ وہ آج بھی ہمیں شیطان کی غلامی سے چھڑانا چاہتا ہے ۔ موسیٰ اور یشوع کے وسیلے سے نہیں بلکہ اپنے پیارے بیٹے المسیح کے وسیلے سے ۔ کیونکہ وہی ہمیں مردوں میں سے جِلا سکتا ہے ۔ وہی ہمیں غفلت کی نیند سے جگا سکتا ہے ۔ وہی ہمارے گناہ کے بھار کو ہلکا کر سکتا ہے ۔ اور وہی ہمارے میلے دل کو دھو کر پاک وصاف کر سکتا ہے تاکہ ہم عروج کی طرف قدم اُٹھا سکیں

آیئے مسیح کی بندگی کو اپنا ایمان بنالیں ۔ آیئے شیطان کی غلامی اور اُس کے ناپاک پھندے سے نجات پالیں تاکہ منجئ دو جہاں کی جرأت اور دلیری سے گواہی دے سکیں کہ اے دُنیا والو سنو! مجھ کو مسیحا پاک نے مردوں میں سے جِلا دیا
غفلت میں سو رہا تھا اُس نے مجھے جگا دیا ۔

گیت + مجھکو مسیحا پاک نے S.NO 258 DUR 0.44 , 4.13

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں سُنا کہ کِس طرح بنی اسرائیل خُدا سے دُوری کے باعث مذہبی اور اخلاقی طور پر پسپت ہو گئے۔ اور کِس طرح اُن کو خُدا کے حُکم کی نافرمانبرداری کی وجہ سے ہمسایہ قبائل کے مظالم سہنے پڑے۔
ہم اپنے اگلے پروگرام میں بنی اسرائیل کی سیاسی حالت کے بارے میں تذکرہ کریں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے اور کلامِ الٰہی کے گہرے مطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 4/1 طلب کریں۔
پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے۔
یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مِل جائیگا۔

اب اجازت دیجیے

خُدا حافظ